5202 ـ مسلمان خاوند كى صفات

سوال

ميرى عمر اٹھارہ برس ہے اور تقريبا پانچ بار ميرا رشتہ آيا ہے ليكن ميں انكار كرتى رہى كيونكہ ابھى ميں چھوٹى تھى اور اب ميں شادى كرنے كا سوچ رہى ہوں ميرا سوال يہ ہے كہ:
وہ كونسى ايسى چيز ہے جو ميرے ليے تلاش كرنى ضرورى اور واجب ہے تا كہ ميں كسى اچھے مسلمان كو حاصل كر سكوں اور وہ كونسى اشياء ہيں جنہيں ديكھنا اہم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہم سوال كرنے والى بہن كے مشكور ہيں كہ وہ ايسى صفات تلاش كر رہى ہے جو اسے ايك نيك و صالح خاوند اختيار كرنے ميں ممد و معاون ثابت ہوں ان شاء اللہ، ذيل ميں ہم وہ اہم اور ضرورى صفات ذكر كرتے ہيں جو آپ كے اختيار كردہ خاوند ميں ہونا ضرورى ہيں يا جسے آپ اپنے ليے خاوند اور اپنى اولاد كے ليے باپ بنانا چاہتى ہيں اگر اللہ نے آپ كو اولاد كى نعمت سے نوازا ہمارى دعا ہے آپ كو ان دونوں نعمتوں سے نوازے.

ـ دين:

يہ ايسى صفت ہے جو اس شخص ميں پائى جانى چاہيے جس سے آپ شادى كرنا چاہتى ہوں، اس ليے وہ خاوند مسلمان ہو اور اپنى زندگى كے سارے امور ميں اسلامى تعليمات كا التزام كرتا ہو، اور عورت كے ولى كو بھى چاہيے كہ وہ ظاہر كو مت ديكھے بلكہ اس امر كو ضرور تلاش كرے اور دين ديكھے اور سب سے اعلى اور بڑى چيز اس كے متعلق دريافت كرنے والى يہ ہے كہ آيا وہ نماز ادا كرتا ہے يا نہيں.

كيونكہ جو شخص اللہ كے حقوق ضائع كرنے والا ہو وہ مخلوق كے حقوق كو زيادہ ضائع كرنے والا ہوتا ہے، اور مومن شخص اپنى بيوى پر ظلم نہيں كرتا، كيونكہ جب وہ بيوى كو پسند كرتا اور اس سے محبت كرتا ہے تو اس كى عزت كرتا ہے اور اس اگر اس سے محبت نہ بھى كرے تو اس كى توہين نہيں كرتا اور نہ اس پر ظلم كرتا ہے.

اور اس كا وجود غير مسلموں ميں بہت ہى كم پايا جاتا ہے اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور البتہ مومن غلام مشرك سے زيادہ بہتر اور اچھا ہے چاہے (مشرك) تمہيں پسند ہو .

اور فرمان باری تعالی ہے:

یقینا تم میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت و اکرام والا متقی و پرہیزگار ہے .

اور ایك مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

اور پاکباز عورتیں پاکباز مردوں کے لیے ہیں، اور پاکباز مر پاکباز عورتوں کے لیے ہیں .

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق کو پسند کرتے ہو تو اس کی شادی کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں عظیم فتنہ و فساد بپا ہو گا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (866) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

- دین کے ساتھ اچھے خاندان والا بھی ہونا چاہیے، اور اس کا نسب نامہ معروف ہو، چنانچہ اگر عورت کے ہاں دو مردوں کے رشتے آئیں اور دونوں ہی دین میں برابر ہوں تو ان میں سے اچھے خاندان والا جو اللہ کے احکام پر عمل کرنے میں مشہور ہو اس کو مقدم کیا جائے، جبکہ دوسرے کو دین کی وجہ سے افضل نہیں کیا جائیگا کیونکہ خاوند کے اقربا کا نیك و صالح ہونا اس کی اولاد پر اثرانداز ہو گا، اور پھر اصل اور نسل کا اچھا ہونا بہت ساری خرابیوں سے دور لے جاتا ہے، اور آباء و اجداد کی نیك و صالح ہونا پوتوں کے لیے بھی فائدہ مند ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور رہی دیوار تو وہ دو یتیم بچوں کی تھی جو شہر میں تھے اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا، اور ان دونوں کا والد نیك و صالح تھا، چنانچہ تیرے رب نے چاہا کہ وہ دونوں بالغ ہو جائیں اور اپنا خزانہ نکال لیں، یہ تیرے رب کی جانب سے رحمت ہے .

دیکھیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے کس طرح ان بچوں کے باپ کی موت کے اس کا مال محفوظ رکھا جو کہ والد کے نیك و صالح اور متقی ہونے کی وجہ سے اس کی عزت و اکرام تھا، تو اسی طرح نیك و صالح خاندان سے اور عزت و تکریم والے والدین سے خاوند اختیار کرنے میں بھی اللہ تعالی اس کے معاملات کو آسان کریگا اور والدین کی عزت و اکرام کی وجہ سے اس کی حفاظت فرمائیگا.

- اس کا مالدار ہونا بھی بہتر ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کی عفت کو محفوظ رکھ سکتا

ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا کو تین اشخاص کے متعلق مشورہ دیتے ہوئے فرمایا تھا:

رہا معاویہ تو وہ تنگ دست ہے اس کے پاس مال نہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1480).

اس میں یہ شرط نہیں کہ وہ تاجر اور غنی ہی ہو، بلکہ یہی کافی ہے کہ اس کے پاس آمدنی کا ذریعہ ہو، یا پھر اتنا مال ہو کہ وہ اپنی اور اپنے گھر والوں کی عفت کو محفوظ رکھے اور لوگوں سے مستغنی ہو، اور اگر ایك مالدار رشتہ ہو اور دوسرا دین والا تو پھر دین والے کو مال پر مقدم کیا جائیگا.

- اور یہ مستحب ہے کہ وہ شخص نرم دل اور عورت کے لیے رحمدل ہو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا کو مندرجہ بالا حدیث میں فرمایا تھا:

" رہا ابو جھم تو وہ اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے نیچے نہیں رکھتا "

یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ عورتوں کو کثرت سے زدکوب کرتا ہے.

- اور بہتر ہے کہ ہونے والا خاوند بدن کا صحیح اور عیب سے پاك ہو مثلا بیماریوں وغیرہ اور عاجزی و بانجھ پن وغیرہ سے.

- اور مستحب ہے کہ وہ کتاب و سنت کا عالم ہو، اگر ایسا ہو تو یہ بہتر ہے وگرنہ اس جیسا شخص ملنا مشکل ہے.

- عورت کے لیے رشتہ آنے والے شخص کو دیکھنا مستحب ہے جس طرح مرد کو لڑکی دیکھنی مستحب ہے، اور اسے ظاہری طور پر محرم کی موجودگی میں دیکھا جائے، اور اس میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے کہ وہ اسے علیحدگی میں اکیلی دیکھے یا اس کے ساتھ اکیلی گھومنے پھرنے نکلے، یا پھر بغیر کسی ضرورت کے کئی ایك بار ملاقات کرے.

- عورت کے ولی کے لیے مشروع ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری میں موجود لڑکی کے لیے کوئی اچھا رشتہ تلاش کرے اور اس کے ساتھ رہنے والوں اور اس کو جاننے والوں سے دریافت کرے جس کے دین اور امانت کا اسے اعتبار ہو، تا کہ وہ اس رشتہ کے متعلق اسے صحیح رائے دیں سکیں

- اس سب کچھ سے قبل اللہ تعالی سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالی اس کے معاملہ میں آسانی پیدا کرے اور اسے کوئی اچھا اختیار کرنے کی توفیق دے اور اسے رشد و ہدایت نصیب فرمائے، پھر اس کے بعد وہ کسی ایك شخص کے

متعلق فیصلہ کرے، اور اس کے لیے استخارہ کرنا مشروع ہے.

ـ نماز استخارہ کا طریقہ معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (2217) کے جواب کا مطالعہ کریں، اور پھر پوری کوشش صرف کرنے کے بعد اللہ پر توکل کریں، یقینا وہ بہت ہی اچھا مددگار ہے.

ماخوذ از: جامع احکام النساء تالیف مصطفی العدوی اس میں کچھ زیادہ بھی کیا گیا ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے معاملہ میں آسانی پیدا فرمائے اور آپ کو رشد عطا کرے، اور آپ کو نیك و صالح خاوند اور اولاد نصیب فرمائے، یقینا وہ اس پر قادر ہے اور اس کا ولی ہے اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .